#1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ البقرۃ
رکوع نمبر 2.
آیات 8-20

سوال: آیت نمبر 8 کا شانِ نزول بتائیے۔

جواب: حضرت علیؓ نے جب عبداللہ بن اُبی اور اُسکے ساتھیوں سے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور نفاق چھوڑ دو۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم تو مومن ہیں۔ اِس پر یہ آیات نازل ہوئیں کہ لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ایمان نہیں لاتے۔

سوال: مدینے میں کون سے قبیلے آباد تھے؟

جواب: مدینہ میں کفار کے دو قبیلے اوس اور خزرج آباد تھے۔ یہ مدینہ کے مقامی لوگ تھے۔ اِس کے علاوہ یہود آبادیاں تھیں جو مہاجر تھے اور مدینہ کے اردگرد بستیوں میں آباد تھے۔ یہ لوگ اہلِ کتاب تھے۔ پڑھے لکھے اور دولت مند تھے اور اسلحے کا کاروبار کرتے تھے۔

سوال: عبداللہ بن اُبی کی نبی پاکؐ سے بغض اور عداوت کی وجہ کیا تھی؟

جواب: نبی پاکؐ جب مدینہ ہجرت کر گئے، اسوقت کفارِ مدینہ کے قبیلے لڑائی جھگڑوں اور تفرقات کا شکار تھے۔ یہ لوگ چونکہ لڑ لڑ کر تھک چکے تھے، اس لئے اُن دونوں گروہوں کے باہمی مشورے سے عبداللہ بن اُبی کو لیڈر کیلئے منتخب کیا گیا۔ اُس کی رسمِ تاج پوشی کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اِسی دوران نبی پاکؐ مدینہ میں آگئے۔ لوگوں نے آپؐ کا خیر مقدم کیا اور اُن کی نگاہیں آپؐ

کیطرف لگ گئیں۔ آپؐ نے اخوت اور بھائی چارے کے جو قوانین پیش کیے، وہ لوگوں کو پسند آئے۔ آپؐ کی مدینہ آمد کیوجہ سے عبداللہ بن ابئی اپنی سرداری اور رسم تاج پوشی سے محروم رہ گیا۔ اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے نبی پاکؐ سے بغض اور عداوت کا رویہ رکھا۔

سوال: عبداللہ بن ابئی کے اسلام قبول کرنے کی کیا وجہ تھی؟

جواب: عبداللہ بن ابئی کی اصل دوستیاں یہود کے ساتھ تھیں۔ یہ اُن کے ساتھ ملکر مسلمانوں کے خلاف پروپگینڈا کیے رکھتا۔ ایک سال گزرنے کے بعد جب غزوۂ بدر کا معرکہ ہوا اور مسلمانوں کو کم قوت اور مال واسباب کے باوجود فتح نصیب ہوئی تو دوسرے لوگوں کیطرح عبداللہ بن ابئی بھی اسلام سے ڈرنے لگا۔ اُس کو احساس ہوا کہ وہ کفر پر رہ کر اسلام کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اِسی احساس نے اسکو مسلمان بننے پر مجبور کردیا۔ تاکہ بظاہر مسلمان ہونے کا ڈھونگ رچائے اور درپردہ اسلام دشمن کاروائیاں جاری رکھے۔

سوال: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے "منافق" کا لفظ نہیں استعمال کیا، اِسکی کیا وجہ ہے؟

جواب: اِس کی تین وجوہات ہیں:-

1. اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پسند کرتا ہے کہ لوگوں کے عیب چھپائے جائیں۔
2. اللہ تعالیٰ ہم سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان پر یہ ذکر نہ لائیں۔
3. یہاں پر اشارہ یہود کیطرف بھی ہے جو نبی پاکؐ کا انکار کرتے تھے۔

سوال: آیت نمبر 8 میں منافق کی کیا نشانی ہمارے سامنے آئی ؟
جواب: اس آیت کی قابلِ توجہ چیز منافق کا قول ہے کہ وہ ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور یومِ آخرت پر۔ اس بات سے منافق کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ وہ رسول پر ایمان نہیں لاتے۔ حالانکہ اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ، اسکے رسول اور آخرت پر ایمان لاؤ۔

سوال: ایمان کے مکمل ہونے کیلئے کیا ضروری ہے ؟
جواب: اس کیلئے ضروری ہے کہ اللہ اور آخرت پر یقین کیساتھ ساتھ رسولؐ پر بھی ایمان ہو۔ جب تک رسولؐ کی تعلیمات اور اسوۂ زندگی میں نہیں آئے گا، ایمان مکمل نہ ہوگا۔

سوال: کیا آج کے دور میں ایسے نامکمل اور ناقص ایمان کا تصور موجود ہے ؟
جواب: آج کے دور میں بھی یہ نظریات سننے کو ملتے ہیں کہ اللہ اور آخرت پر تو ایمان ہے لیکن رسول کو نہیں مانتے۔ انکی تعلیمات اور زندگی گذارنے کے طریقوں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے۔

سوال: آیت 9: یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ کیسے دیتے ہیں ؟
جواب: اللہ تعالیٰ کی مرضی کو جانتے تو ہیں لیکن اسکو چھپاتے ہیں۔ ایسے لوگ مصلحت پسند ہوتے ہیں۔
انکی یہ خوش فہمی ہوتی ہے کہ اب ہم مسلمان ہوگئے ہیں کلمہ پڑھ چکے ہیں تو اللہ مومنوں کیساتھ ہمیں بھی جنت میں لے جائے گا۔

سوال: آیت ع۹ . یہ لوگ ایمان والوں کو دھوکہ کیسے دیتے ہیں ؟

جواب: ایسے لوگ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے ، ایمان والوں کیساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں . انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم بھی مسلمان ہیں ، تم ہمارے ساتھ کاروبار کرسکتے ہو، لین دین کرسکتے ہو ، رشتہ داریاں قائم کرسکتے ہو .

سوال: اس آیت (۹#) کے حوالے سے منافق کی کیا نشانی ہمارے سامنے آئی ؟

جواب: منافق کا حال یہ ہے کہ وہ آخرت بھی لینا چاہتے ہیں اور دنیا بھی لینا چاہتے ہیں . یعنی دونوں جگہ کا فائدہ چاہیئے لیکن عمل نہیں کرنا . یہ دراصل خود کو ہی دھوکہ دینا ہے . اس سے یہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اُن میں شعور کی کمی ہوتی ہے . یہ لوگ اپنی ہی بات کو درست سمجھتے ہیں اور اپنے سوا سب کو جاہل سمجھتے ہیں .

سوال: قلب کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: ق ل ب . مطلب . الٹ پلٹ ہونے والی چیز

سوال: آیت ع۱۰ میں کس بیماری کا ذکر ہے ؟

جواب: اس بیماری سے مراد دنیا کی محبت ہے اور نفس پرستی ہے . اور یہ دراصل منافقت کی اصلی وجہ بھی ہے .

سوال: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بیماری زیادہ کیسے کردی ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری ایسے بڑھادی کہ ان کو ایسے لوگوں کے خلاف لڑنے کا حکم دے دیا کہ جن سے انکی دلی دوستیاں تھیں .

سوال: دل کی بیماری (یعنی نفاق کی بیماری) کی کیا وجوہات ہیں ؟

جواب: نفاق کی دو وجوہات ہیں ۔

1. شبہات ۔ شبہاتِ باطلہ کا مرض ۔ یعنی انکے دلوں میں شک ہے کہ یہ دین سچا نہیں ہے ۔

2. شہوات ۔ ہلاکت میں ڈالنے والی شہوات اور خواہشات ۔
ہر دور میں نفاق کی یہی وجوبات رہی ہیں ۔

سوال: یہ لوگ رسول کا انکار کیوں کرتے تھے ؟

جواب: یہ لوگ چونکہ نفس پسندی کا شکار ہوتے ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گذارنا چاہتے ہیں ۔ دوسری طرف رسول تقویٰ کی زندگی کا درس دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کروانا چاہتے ہیں ۔ منافق کیلئے یہی سب سے مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات قربان کرکے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کیلئے تیار ہو جائے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ انکار کا رویہ رکھتے ہیں ۔

سوال: نبی پاک ؐ کی ایک حدیث کے مطابق منافق کی کتنی نشانیاں ہیں ؟

جواب: آپ ؐ کی حدیث کے مطابق منافق کی نشانیاں : ۔

1. جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے ۔
2. وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے ۔
3. جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے ۔

ایک اور روایت کے مطابق جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی گلوچ کرنے لگتا ہے ۔

سوال: نفاق کسے کہتے ہیں ؟

جواب۔ دل اور زبان کے درمیان ہم آہنگی نہ ہونا نفاق کہلاتا ہے۔

- یہ دین کے معاملے میں بھی ہو سکتی ہے اور دنیاوی معاملات میں بھی ہو سکتی ہے۔
- دین میں اس طرح نفاق کرنا کہ دل میں اسلام کی محبت نہ ہو اور زبان سے اسکا اقرار کرتے رہنا۔
- اور دنیاوی معاملات میں اسطرح نفاق کرنا کہ کسی انسان سے دل کی محبت نہ ہو لیکن بظاہر اسکی محبت کا دم بھرنا۔
- یعنی نفاق کا معاملہ بندے کا بندے کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور بندے کا رب کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔

سوال: نفاق کتنی قسم کا ہوتا ہے ؟

جواب: نفاق دو طرح کا ہوتا ہے۔

1: عملی نفاق ـــ یعنی مسلمان تو ہیں لیکن ابھی خواہشات کا غلبہ بھی ہے اور نفس کی کمزوریاں بھی ہیں۔

2، اعتقادی نفاق۔ یعنی دل میں اسلام اور اسکی محبت بالکل نہیں ہے اور صرف نام کے مسلمان ہیں۔

سوال: فساد سے کیا مراد ہے ؟

جواب: فساد سے مراد کسی چیز کا اپنی اصل جگہ سے ہٹ جانا۔

بگڑ جانا یا decompose ہو جانا۔

چیزوں کا اپنی اصل حیثیت اور مقام گنوا دینا۔

مثلاً جب عبد اور معبود کا تعلق خراب ہو گیا تو یہ فساد ہو گا۔

جب رشتوں کی پہچان ختم ہو گئی تو فساد ہو گیا۔

یعنی Misplacement کا نام فساد ہے۔

سوال: فساد کیسے پیدا ہوتا ہے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ کے احکامات اور بتائے گئے طریقوں کے مطابق زندگی نہ گذاری جائے۔ بلکہ اپنی پسند کی زندگی گذاری جائے اپنی مرضی کے نظامِ زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر فوقیت دی جائے تو فساد پیدا ہوتا ہے۔

سوال: فساد کرنے والوں کا کیا قول تھا؟ (#11)

جواب: اِن لوگوں کو جب کہا جاتا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

سوال: نفاق کا مرض کب پیدا ہوتا ہے؟

جواب: نفاق کا مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دین میں ملاوٹ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کیطرف سے جو دین اور شریعت ہمیں ملی ہے وہ بالکل خالص ہے۔ اُس میں کسی قسم کی ایسی باتوں کو شامل کر لینا، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی، دین کو Impure کرنے کے برابر ہے۔ اور اِسی Impurity سے پھر نفاق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

سوال: مسلمانوں کو بیوقوف کیوں کہا جاتا تھا؟ (#13)

جواب: منافقین کو مسلمانوں کا اللہ اور اسکے رسولؐ کیلئے ہرطرح کی قربانی دینا، بیوقوفی اور حماقت لگتا تھا۔ اُن کے نزدیک یہ مسلمانوں کا جذباتی پن تھا کہ رسولؐ کی ایک بات پر اپنے گھر کا سارا سامان اللہ تعالیٰ کیلئے دینے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ اِسی لیئے وہ مسلمانوں کو بیوقوف کہتے۔

سوال: آیت نمبر 18 کے مطابق منافقین کی کیا حالت بیان کی گئی؟

جواب: اِن منافقین کی یہ حالت ہوگئی کہ یہ حق بات سننے کیلئے بہرے، حق کہنے کے لحاظ سے گونگے ہیں۔ اور حق سامنے موجود ہو تب بھی انہیں نظر نہیں آتا۔

سوال: آیت نمبر 19: کس قسم کے منافقین کا ذکر ہے؟

جواب: یہ دوسری قسم اُن منافقوں کی ہے جو شک اور تذبذب کا شکار ہیں۔ اُن کی مثال اس شخص کیطرح سے ہے کہ جو بارش میں اندھیری سڑک پر چل رہا ہو۔ بجلی کی چمک اُسے کچھ دیر کیلئے چلنے میں مدد دیتی ہے لیکن اندھیرا ہوتے ہی وہ رک جاتا ہے۔ اور بجلی کی کڑک سن کر کانوں میں انگلیاں ڈھونس لیتے ہیں۔

• یہ مثال عملی منافق کی ہے جس کے لیئے برق اور روشنی اسلام کے فائدے ہیں۔ جب تک فائدے ملتے رہتے ہیں یہ لوگ اسلام پر قائم رہتے ہیں لیکن جونہی اسلام کا کوئی سخت حکم آگیا (یعنی کڑک آئی) اور اندھیرا چھا گیا، اور کسی قسم کی قربانی دینے کا وقت آیا تو وہیں رک جاتے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کیساتھ کیسا معاملہ کرسکتا ہے؟ (#20)

جواب: اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ابھی مواقع دیئے ہیں کہ وہ اپنے کو درست راستے پر لے آئیں۔ ابھی ھدایت کے راستے کھلے ہیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو پہلی قسم کے منافقوں کیطرح انکی بصارت اور سماعت کو بھی لے جاتے۔ کیونکہ تمام قوانین اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سوال: آیت نمبر 15 : "اللہ تعالیٰ نے ان کو انکی سرکشی میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ دیا" اس سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی پسند اور ناپسند کو ان لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سکونِ قلب کے تمام انتظامات مہیا فرما دیئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور رہنمائی کیلئے رسولؐ کی ذات میں بہترین نمونہ بھی سامنے دے دیا۔ لیکن اگر ان لوگوں کے دلوں میں روگ ہے اور نفاق کی بیماری ہے تو وہ ہدایت ملنے کے باوجود گمراہی کیطرف چل پڑتے ہیں۔ یہ نفس پسندی اور مصلحت پسندی چھوڑ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ کیطرف سے دیئے گئے مواقع ضائع کرتے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ اعلیٰ چیز کو چھوڑ کر گھٹیا کیطرف چل پڑتے ہیں۔ ایسے لوگ نورِ بصیرت سے خالی رہتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی من مانی کرنے کیلئے چھوڑ دیا کہ جاؤ اپنے حال میں مست رہو اور اپنے نفس کی غلامی میں رہو۔

سوال: آیت نمبر 17 ، منافق کی مثال کس شخص کیطرح بیان کی گئی ؟

جواب: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی صورتحال بیان فرمائی۔

- یہ مثال اس کافر کی ہے جسکا دل ابھی اسلام کیلئے نہیں کھلا۔
- آگ جلانے والے شخص سے مراد نبی پاکؐ ہیں۔ جنہوں نے کفر وضلالت کی تاریکیوں میں اسلام کی آگ جلائی
- جب ماحول روشن ہوگیا تو لوگوں کو اپنی برائیاں نظر آنے لگیں۔
- اب انکی آنکھیں چندھیا گئیں اور اللہ نے اسکی بصارت چھین لی اور اسکو اندھیرے میں چھوڑ دیا۔
- اس کیفیت میں کہ وہ دیکھ نہیں سکتے۔

سوال: آیت نمبر 18 کے مطابق منافقین کی کیا حالت بیان کی گئی ؟
جواب: اِن منافقین کی یہ حالت ہوگئی کہ یہ حق بات سننے کیلئے بہرے ، حق کہنے کے لحاظ سے گونگے ہیں ۔ اور حق سامنے موجود ہو تب بھی انہیں نظر نہیں آتا ۔

سوال: آیت نمبر 19 : کس قسم کے منافقین کا ذکر ہے ؟
جواب: یہ دوسری قسم اُن منافقوں کی ہے جو شک اور تذبذب کا شکار ہیں ۔ اُن کی مثال اس شخص کیطرح سے ہے کہ جو بارش میں اندھیری سڑک پر چل رہا ہو ، بجلی کی چمک اُسے کچھ دیر کیلئے چلنے میں مدد دیتی ہے لیکن اندھیرا ہوتے ہی وہ رک جاتا ہے ۔ اور بجلی کی کڑک سن کر کانوں میں انگلیاں ڈھونس لیتے ہیں ۔
۔ یہ مثال عملی منافق کی ہے جس کے لیئے برق اور روشنی اسلام کے فائدے ہیں ۔ جب تک فائدے ملتے رہتے ہیں یہ لوگ اسلام پر قائم رہتے ہیں لیکن جونہی اسلام کا کوئی سخت حکم آگیا (یعنی کڑک آئی) اور اندھیرا چھا گیا ، اور کسی قسم کی قربانی دینے کا وقت آیا تو وہیں رک جاتے ہیں ۔

سوال: اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کیساتھ کیسا معاملہ کرسکتا ہے ؟ (20#)
جواب: اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ابھی مواقع دیئے ہیں کہ وہ اپنے کو درست راستے پر لے آئیں ۔ ابھی ھدایت کے راستے کھلے ہیں ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو پہلی قسم کے منافقوں کیطرح انکی بصارت اور سماعت کو بھی لے جاتے ۔ کیونکہ تمام قوانین اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

―・―・―